اصلاحِ انقلابِ اُمّت

ہر شعبۂ زندگی میں مُسلمانوں کے بگاڑ کی تشخیص اور اُس کا علاج

حکیم الاُمّت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ

اِدارۃُ المعارف کراچی ۱۴

اِصلاحِ انقلابِ اُمّت

جلد دوم

مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں پھیلی ہوئی کوتاہیوں کی نشان دہی نیز
عبادات، نکاح وطلاق، حقوق العباد اور دیگر معاشرتی معاملات سے متعلق
معاشرے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا شریعت کی روشنی میں حکیمانہ علاج

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ

تسہیل وتزئین

صوفی محمد اقبال قریشی
ناظم ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد

مولانا حسین احمد نجیب
رفیق دار التصنیف دار العلوم کراچی

اِدارۃ المعارف کراچی ۱۴

نقوش و تاثرات

حکیم الامت

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی آخری بیس سالہ زندگی کا ایک مفصل مرقع

فقہ، تفسیر، حدیث، سلوک، کلام، ادب، تاریخ کے متعدد مضامین

○

بعد نظر ثانی، ترمیم و اضافہ

عبدالماجد دریابادی

○

مکتبہ مدنیہ

۱۸۔ اردو بازار لاہور فون ۷۲۳۹۶۸۸/۷۲۳۹۹۲۹

خلاف بھی سمجھتا تھا کہ اس کی عمر کو ضائع کرنا ہے، اسی طرح ایک زمانہ گزر گیا، اس اثنار میں ایک ذاکر صالح کو مکشوف (کشف) ہوا، کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ رض آنے والی ہیں، انھوں نے مجھ سے کہا، میرا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوا، اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے نکاح کیا، حضور ﷺ کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رض بہت کم عمر تھیں، وہی قصہ یہاں ہے، مگر میں نے اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی، پھر میرے ایک دوست نے ایک بہت بڑے شیخ کامل کو جو اس وقت افادۂ خلائق (مخلوق کو فائدہ پہنچانے) میں مشغول ہیں، خواب میں دیکھا کہ وہ میری آمدنی کی تقسیم کا ایک خاص طریقہ بتلا رہے ہیں، کہ جس طرح گاہ گاہ میرے ذہن میں بطور احتمال خطور کیا کرتا تھا، کہ اگر ایسا امر ہوا تو آمدنی کو اس طرح تقسیم کیا کروں گا، اور میں نے اس کا کسی سے ذکر بھی نہیں کیا تھا، تو خواب میں وہی طریقہ یا اس کے قریب قریب (مدت گزرنے سے اچھی طرح یاد نہیں) وہ بزرگ بتلا رہے ہیں، ان دوست نے جو عالم ہیں مجھ سے ذکر کیا، میں اس سے بھی وہی واقعہ سمجھا، مگر باوجود ان سب منامات ومکاشفاتِ صلحاء (نیک لوگوں کے خواب اور کشف) کے میں نے اس قصہ کو اپنے دل میں زیادہ جگہ نہیں دی، اور اس کی مدافعت (روک تھام) کی کوشش کی، یہاں تک کہ اس رمضان ۱۳۳۴ھ کے نصف کے بعد پھر میں نے خواب دیکھا کہ خواب اول سے زیادہ مؤثر (اثر والے) عنوان سے مجھ کو اس طرف متوجہ کیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منکوحۂ اولیٰ سے ڈر لگتا ہے،

اس خواب کے بعد طبیعت میں وہی تقاضا جو مٹا دیا گیا تھا یا دبا دیا گیا تھا پہلے سے بہت زیادہ قوت کے ساتھ پیدا ہوا، اور وہ اپنی قوت سے ایسا غالب آیا کہ میں اس کی مخالفت نہ کر سکا، اور سب مصالح وموانع (مصلحتیں اور رکاوٹیں) مغلوب ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے ایک عزیز کو اس پیام لے جانے کے واسطے تجویز کیا، اور ان سے ذکر کیا، انھوں نے ایک بڑے شیخ کا جو کہ ظاہری وباطنی افادہ میں بفضلہٖ تعالیٰ مشغول ہیں نام لیا، کہ انھوں نے مجھ سے تصریحاً فرمایا تھا کہ ایسا ہو جانا بہتر ہے مگر لحاظ اس کے اظہار سے مانع رہا تھا اس کو ظاہر کر دیا، چونکہ اہل اللہ کے قلب میں بوجہ نورانی ہونے کے اکثر امر صواب وارد ہوتا ہے، اس سے کسی قدر اپنے خوابوں کا اور دوسرے صلحاء کے مکاشفات وغیرہا کا محض اضغاثِ احلام (پراگندہ خواب) نہ ہونا راجح ہونے لگا، آخر اس عزیز کا پیام لے کر روانہ کر دینا طے کر لیا گیا، ہنوز (ابھی) وہ روانہ نہ ہوئے تھے، میں ایک بار خلوت میں بیٹھا تھا دفعۃً (اچانک) خیال آیا کہ ظاہر میں یہ معاملہ بے ربط سا معلوم ہوتا ہے، معلوم نہیں

بل بیٹھ کر سر جھکا کر دست بستہ درود شریف بہ آواز بلند پڑھنے لگی، حضورؐ کی پشت مبارک کی طرف انہیں اپنے حقیقی چچا بھی کھڑے ہوئے نظر پڑے جو ان کے بچپن میں اجمیر کے تالاب میں غرق ہو چکے تھے، ان کو دیکھ انہیں ذرا ڈھارس ہوئی اور یہ ان کے ہاتھ سے لپٹ گئیں حضور انورؐ نے تبسم کے ساتھ شفقت و دلدہی کے لہجہ میں فرمایا: دل کی صاف ہے۔

اس کے بعد یہ کہتی ہیں کہ مجھے اپنی ماں اور بہن یاد پڑیں کہ انہیں بھی دوڑ کر بلا لاؤں اور زیارت کرا دوں۔ بس اسی میں آنکھ کھل گئی۔

تعبیر جو کچھ بھی ہو میرے لئے تو ایسا مجرد خواب بھی باعث رشک ہے۔

ا۔ مجھ کو اس رشک پر رشک ہے، یہ رشک دلیل ہے عشق کی، اللہ مجھ کو بھی ایسا عشق نصیب کرے۔

بریں خواب گر جاں فشانم کم ست

خواب کوئی حجت شرعیہ نہیں، مگر رویاء صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا یہ حجت شرعیہ سے ثابت ہے، اس لئے اس کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا شرعاً ماذون فیہ ہے۔ کسی کا حضرت عائشہؓ کہنا اشارہ ہے وراثت فی بعض الاوصاف کی طرف۔ اس کا ذکر ایک خاص عنوان سے اصلاح انقلاب میں بھی ہے اس کے بعد جو گیا اس کی توجیہ خود خواب میں ظاہر کر دی گئی جس میں ایک گندہ کو طاہر بنا لینے کی بھی بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے راست لاوے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی تو پوری ہی دولت ہے اس کا کیا پوچھنا۔ اور صفائی دل کی بشارت جس درجہ کی فال نیک ہے ظاہر ہے و مبارک ہے۔ غرض اس خواب سے جس جس کا تعلق ہے سب محل مبارکباد ہیں اور ساتھ ہی آپ بھی کہ ایسی مقبول بندی کے مالک ہیں۔ نعمت کا مالک ہونا بھی کم نعمت نہیں۔

عریضہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ ایک نازک فقہی مسئلہ باقی ہے۔

م۔ "اصل غرض جو عریضہ کی تھی وہ تو ختم ہو گئی۔ ایک فقہی مسئلہ عرصہ سے دریافت کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت یاد پڑ گیا۔ وہ یہ کہ آیا حرام کمائی سے بھی انتفاع کی کوئی صورت ہے؟ ایک پیشہ ور دولت مند عورت اب اپنے پیشہ سے تائب ہو کر نکاح میں آنا چاہتی ہیں۔ ان کے

سنہ ۱۹۴۱ء

(۱۰۵)

سنہ ۱۹۴۱ء میں مراسلت کی ابتدا کی ایک دل کش خواب سے ہوئی۔ اور یہ ایک بار پھر مستحضر کر لیجیے کہ جہاں تک حضرت کے ساتھ عقیدت کا تعلق ہے، میرے گھر میں مجھ سے بڑھی ہی ہوئی تھیں، گو میری ہی طرح وہ بھی ضابطہ سے مرید حضرت کی نہ تھیں۔ بہر حال اب ۲۵ فروری کا عریضہ ملاحظہ ہو۔

م: عافیتِ مزاج کا طالب و دُعا گو ہوں۔

ا: الحمد للہ خیریت سے ہوں۔

م: پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا۔ دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجدِ قبا میں حاضر ہیں، وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہؑ بھی ہیں، یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، انہوں نے دریافت فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہؓ ہیں، اب یہ بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت شکل، وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔ یہ حضرت صدیقہؓ کیسے ہو گئیں، اتنے میں پھر کسی نے کہا کہ نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہو ہیں اب یہ اپنے دل میں اور بھی حیرت کر رہی ہیں کہ حضورؐ کے تو کوئی صاحبزادہ ہی نہ تھے، تو بہو کیسی؟ اتنے میں پھر آواز آئی کہ ہر کلمہ گو حضورؐ کی اولاد ہے اور مولانا اشرف علی جیسے بزرگ تو خاص الخاص اولاد حضورؐ کی ہیں۔ ان کی بیوی حضورؐ کی بہو ہی کہلائیں گی۔ اس کے بعد صحن مسجد سے انہیں ہمراہ لے کر چھوٹی بیوی صاحبہ مسجد کے اندرونی درجہ میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک دروازہ سا کھلا، اور اس کے اندر سے بجائے تصویر کے خود حضورؐ کا جلوہ مبارک نظر آیا۔

آگے بیان کرتی ہیں کہ نورانیت اس غضب کی تھی کہ میں چہرہ پر نظر نہ جما سکی۔ گھٹنوں کے

لہ یعنی حضرت کی محل خورد

ضمیمۂ ثانیہ

در نقل رسالہ

الخطوب المذیبۃ للقلوب المنیبۃ

متعلقہ بعض اغلاط متعلقہ تحریم محللات

کہ خطے یکے از کارانست؛

برادر عزیزم سلمہٗ ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آں عزیز کے استفساری خط کی رسید اور تعجیل (جلدی) جواب نہ ہوسکنے کا عذر اس خط کے آنے کے تھا ہی جس کو آئے ہوئے تقریباً پچیس روز ہوگئے ہوں گے، ایک کارڈ پر لکھ چکا ہوں گو مجھ کو بفضلہٖ تعالیٰ بخار سے نجات ہوگئی ہے، لیکن ضعف ونقاہت سے کسی معمولی سے معمولی کام کی بھی ہمت نہیں ہوتی، مگر ساتھ ہی آنعزیز کے انتظار کے تصور سے اضطراب اور خود اس جواب کا بھی غالباً بعض مضامین مفیدہ کو متضمن ہونا (شامل ہونا) یہ دونوں امر متقاضی ہیں کہ بنامِ خدا جواب شروع تو کر ہی دوں، اتمام قبضۂ قدرتِ الٰہیہ میں ہے، اس لئے اختصار کے ساتھ مگر قدرے ضروری تفصیل کے ساتھ جوابِ خط لکھتا ہوں،

آنعزیز نے لکھا ہے کہ اتنا معلوم ہوا کہ اس جدید تعلق سے بھابی صاحبہ کی حالت میں بہت تغیر ہوگیا ہے، اور آپ کو بھی کچھ باعثِ مسرت نہ ہوا،

عزیز من! یہ دونوں امر صحیح ہیں، اس تفصیل کی تو حاجت نہیں کہ کیا تغیر ہوا؟ اور اس تغیر کے سبب مجھ کو کیا تکدر رہوا؟ کیونکہ اوّل تو اس کی حقیقت معلوم ہونا مشاہدہ پر موقوف ہے، دوسرے کم شخص ایسے ہوں گے جنھوں نے اس کے نظائر کا مشاہدہ نہ کیا ہو اس لئے یہ تفصیل بیکار ہے،

تغیر کے اسباب

البتہ نتیجہ خیز بات اس تغیر کے اسباب کی تحقیق ہے، جس کی تقریر سے خود نتیجہ تک ذہن پہنچ جائے گا، اور ممکن ہو آخر میں اس کی کچھ تصریح بھی کردی جائے، سو ان اسباب کا مجموعہ راجع ہے دو امر کی طرف، ایک حد سے زیادہ جاہل ہونا طبقۂ اناث (عورتوں) کا، خواہ جہل علمی یعنی ناواقفی شرائع (علمی جہالت یعنی شریعت سے ناواقفیت ہونا) خواہ جہل عملی جس کو ہمارے محاورہ میں جہالت کہتے ہیں، جس کے شعبوں میں زیادہ تر دخل بدگمانی وبدزبانی وکبر